# 103885 ـ بیوی کا نفقہ عقد نکاح سے لازم ہوتا ہے یا کہ اپنا آپ خاوند کے سپرد کرنے پر

**سوال**

میں اس گرمیوں میں اپنے چچا کی بیٹی سے عقد نکاح کر رہا ہوں، اور رخصتی ایك برس بعد ہوگی، کیا رخصتی سے قبل ہی بیوی کا نان و نفقہ ہوگا یا نہیں ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

بیوی کا نان و نفقہ خاوند پر بہتر طریقہ سے واجب ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

چاہیے کہ آسودہ حال والا اپنی آسودگی سے خرچ کرے اور جس کی روزی اس پر تنگ ہو وہ اللہ کے عطا کردہ سے خرچ کرے، اللہ تعالی کسی بھی نفس کو اتنا ہی مکلف کرتا ہے جتنا اسے دیا ہے الطلاق ( 7 ).

اور ایك مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

اور جس کا بچہ ہے اس پر ان عورتوں کا نان و نفقہ اور لباس معروف طریقہ سے ہے البقرۃ ( 233 ).

اور حجۃ الوداع کے خطبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

" اور ان عورتوں کا تم پر بہتر اور معروف طریقہ سے نان و نفقہ اور لباس واجب ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1218 ).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سفیان کی بیوی ہند سے فرمایا تھا:

" تم بہتر اور معروف طریقہ سے اتنا کچھ لے لیا کرو جو تمہیں اور تمہارے بچے کو کافی ہو "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 5364 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 3233 ).

جمہور فقہاء جن میں مالکیہ شافعیہ اور حنابلہ شامل ہیں کے قول کے مطابق بیوی کا یہ نان و نفقہ اس وقت واجب ہوگا جب بیوی اپنے آپ کو خاوند کے سپرد کر دے، صرف عقد نکاح سے نان و نفقہ واجب نہیں ہوتا.

اس لیے جب عورت اپنے آپ کو خاوند کے سپرد کر دے اور خاوند اس سے استمتاع کر سکے تو بیوی کا نان و نفقہ خاوند کے ذمہ واجب ہو جائیگا.

اور اسی طرح اگر بیوی نے اپنا آپ خاوند کے سپرد کر دیا لیکن خاوند کی جانب سے تاخیر ہو رہی ہو تو اس صورت میں بھی بیوی کا نان و نفقہ خاوند پر واجب ہو جائیگا، مثلا اگر عقد نکاح ہونے کے بعد بیوی یا اس کے گھر والے کہتے ہیں کہ تم جس وقت بیوی کو لے جانا چاہو لے جا سکتے ہو لیکن خاوند اپنی جانب سے کسی سبب کے باعث رخصتی میں تاخیر کر دے تو خاوند پر نان و نفقہ واجب ہو جائیگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اجمالی طور پر یہ کہ جب عورت اپنے آپ کو واجب طریقہ پر خاوند کے سپرد کر دے تو بیوی کو سب ضروریات لینے کا حق حاصل ہوگا، مثلا کھانا پینا اور لباس و رہائش وغیرہ " انتہی

اور روضۃ الطالب شرح اسنی الطالب میں درج ہے:

" عقد نکاح کی بنا پر نہیں بلکہ اپنے آپ کو خاوند کے سپرد کرنے سے نفقہ واجب ہوگا " انتہی

دیکھیں: روض الطالب مع شرحہ اسنی المطالب ( 3 / 432 ).

اور زاد المستقنع میں حجاوی کا قول ہے:

" جس نے بیوی اپنے سپرد کر لی، یا بیوی نے اپنا آپ خاوند کے اختیار میں دے دیا، اور اس جیسی عورت سے وطئ کی جا سکتی ہو تو اس کا نفقہ واجب ہو جائیگا " انتہی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ اس کی شرح میں کہتے ہیں:

" قولہ: یا وہ اپنا آپ خاوند کے اختیار میں دے دے یعنی کہے کہ مجھے دخول میں کوئی مانع نہیں، لیکن خاوند کہے میں ابھی دخول نہیں کرنا چاہتا، ایک ماہ تک میرے امتحانات ہیں ایک ماہ بعد لے جاؤنگا، تو اس ایک ماہ کا نفقہ خاوند پر واجب ہوگا؛ کیونکہ رکاوٹ کو خاوند کی جانب سے ہوئی ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع ( 13 / 487 ).

اس بنا پر اگر آپ کا بیوی کے گھر والوں سے اتفاق یہ ہوا تھا کہ ایک برس بعد رخصتی ہوگی، تو اس ایک برس کا نفقہ آپ پر واجب نہیں ہوگا.

والله اعلم .